# خداؤں کا قتل

اعداد:

محمد طاہر نقاش

www.KitaboSunnat.com

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ..........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

12

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

# خداؤں کا قتل

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7361428, 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دار الابلاغ
DAR UL IBLAGH
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دار الابلاغ محفوظ ہیں

# خداؤں کا قتل

افادات: ........................................ محمد طاہر نقاش

پہلا ایڈیشن ........................................ فروری 2010

**پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں**

- لاہور۔ دار الاندلس 37230549 ۔ دار السلام شوروم 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37230585 ۔ مکتبہ سلفیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔ اسلامی اکیڈمی 37357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 37224228 ۔ مکتبہ دار الہدیٰ 37639557 ۔ البلاغ 36717842 ۔
- راولپنڈی۔ جمعیت اہلحدیث کشمیری بازار 5536188 ۔ اسلام آباد۔ المسعود اسلامک سنٹر 2261356 ۔ البلاغ 2281420 ۔ دار السلام ... 0321-6370376 ۔
- کراچی۔ فضل منزل 32212881 ۔ مکتبہ دار القرآن 021-32211996 علمی کتب خانہ اردو بازار 32626939 ۔
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204 ۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2629292, 0300-6628021
- [illegible] ... سلفیہ 0333-2607264
- سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591[illegible]

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-7361426

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ............................

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الله

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



## سچی بات

# خداؤں کا قتل کیسے ہوا......؟

عجب نام ہے اس کہانی کا...... خداؤں کا قتل...... بھلا خدا کو بھی کوئی قتل کر سکتا ہے !! ...... اور خدا تو ایک ہی ہے ...... جبکہ یہاں خداؤں...... کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے تو پتا چلتا ہے کہ کوئی خدا ایک نہیں بلکہ زیادہ ہیں کہ جن کو کسی نے قتل کر دیا ...... یہ کیا بات ہوئی...... ایسے نہیں ہو سکتا...... یہ ناممکن ہے ...... محال ہے ......!!

ہاں تو پیارے بچو ...... ! لگتا تو ایسے ہی ہے، لیکن ہم نے بھی اس کتابچہ میں غلط نہیں لکھا...... خدا ایک سے زیادہ کیسے ہو گئے ...... ؟ اور پھر ان کو قتل کر دیا گیا'' عجب بات ہے ...... اور پھر اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ قاتل کون ہو سکتا ہے۔''

یہ سب جاننے کے لیے آپ یہ کہانی پڑھیں لیکن اس سے پہلے یہ جان لیں کہ زندگی کی سب سے اہم چیز اگر کوئی ہے تو وہ عقیدہ توحید ہے۔ اس کہانی میں عقیدہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



توحید کو ہی آسان اور سادہ انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ بچوں کی کہانیاں دلچسپ اور خوبصورت پیرائے میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے، یہ کہانی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ آپ اسے پسند کریں گے اور اپنی رائے سے ہمیں آگاہ کریں گے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ عقیدہ توحید کو ہی ہماری زندگی کا محور و مرکز بنا دے۔ آمین!

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

یکم جولائی ۲۰۰۹ء

لاهور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



بغداد کے مشہور شہر بابل میں صبح طلوع ہو چکی تھی لیکن ہر طرف سناٹا تھا۔ کچھ لوگ اپنے اپنے کاموں پر جانے کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ ہر سو پرندے چہچہا رہے تھے۔ اور اپنے پروردگار کی حمد اور تعریف کے ترانے گا رہے تھے۔

ایسے میں گلی کی نکڑ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی...... پتھر کے بنے ایک بت کے سامنے...... نہایت عاجزی سے...... گردن جھکائے، ہاتھ باندھے...... پورے ادب و احترام سے کھڑا تھا...... وہ دنیا کے ہر کام سے بے خبر ہو کر پوری توجہ سے اس کے سامنے جھک رہا ہے...... اب اس کو سجدہ کر رہا ہے...... سجدہ کرنے کے بعد اٹھ کر نہایت ادب کے ساتھ اس کے سامنے تھوڑا آگے بڑھ کر کھڑا ہو جاتا ہے...... اب وہ بت کے سامنے ہاتھ باندھ دیتا ہے اور رونے والی آواز میں یوں التجا کرتا ہے:

''اے بھگوان، اے رام، اے داتا، اے خدا...... میں تیری پوجا کرتا ہوں، تجھے سجدہ کرتا ہوں، تیرا ماننے والا ہوں، مجھ پر رحم کر، اتنی مدت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہوگئی ہے مجھے بیٹیاں تو دے چکا ہے ایک بیٹا بھی دے دے۔

میری زمینوں میں فصلیں خوب اگادے تاکہ میرا مندا پڑ جانے والا کاروبار چمک اٹھے۔ مجھے نقصان اور مصیبتوں سے بچا لے۔ میں کتنے دنوں سے بیمار ہوں مجھے شفا دے دے۔ تو تو خوب جانتا ہے میرے حالات آجکل خراب جا رہے ہیں، ان کو درست کر دے۔'' وہ ایک بار پھر رکوع میں جھکتا ہے اور تعظیمی سجدہ کرتا ہے۔ اور اٹھ کر گڑگڑا کر، ہاتھ باندھ کر بت کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

''اے میرے خدا...... مجھے بچا...... میرے بچوں اور بیوی کو بچا...... اس لئے کہ میرے جانی دشمن میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ وہ ایسا موقع تلاش کررہے ہیں کہ مجھے آسانی سے قتل کر کے میری جائیداد پر قبضہ کرلیں...... اے خدا!! جلد از جلد میرے دشمنوں کو تباہ و برباد اور ہلاک کردے۔ میں منت مانتا ہوں کہ جونہی تو میری خواہشات پوری کردے گا، میری مشکلات دور کردے گا، تو میں کتنے ہی اونٹ اور بکریاں تیرے آستانے پر ذبح کروں گا، تاکہ تو خوش ہوجائے۔

پیارے بچو!......اور ننھے مجاہدو...... جب یہ ادھیڑ عمر شخص دیوار کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



ساتھ لگائے گئے پتھر کے بت سے دعائیں مانگ رہا تھا...... لیکن اس کے پیچھے ایک بہت ہی خوبصورت سا...... معصوم سا...... پیارا سا...... پاکیزہ شکل وصورت والا...... ذہین ومتین اور سنجیدہ سا لڑکا کھڑا تھا۔ مگر اس پجاری کو معلوم نہ تھا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے، یہ لڑکا بڑی حیرانی سے اور بڑی بے قراری سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ایسے لگتا تھا کہ جیسے وہ کچھ کہنے کے لئے بے تاب ہے، اور موقع کی تلاش میں ہے۔ جیسے ہی پجاری اپنی عبادت ختم کر کے واپس پلٹا تو لڑکا نہایت ادب سے بول پڑا، چچا جان! یہ آپ کیا کر رہے تھے؟ ''بھئی اپنے خدا کی پوجا کر رہا تھا اور کیا کر رہا تھا، کیا تم نے دیکھا نہیں'' لیکن یہ تو خدا نہیں بلکہ ایک پتھر کا ٹکڑا ہے، کہ جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور یہاں نصب کر دیا ہے یہ کسی کو کیا دیگا یہ تو اپنی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔

اچھا...... چھوٹی سی تمہاری عمر ہے اور باتیں بہت بڑی بڑی کر رہے ہو...... ہمارے داتا ومشکل کشا یہی ہیں، ہم آج تک اپنی منتیں مرادیں انہی سے مانگتے آئے ہیں اگر ان کو چھوڑیں تو پھر کس سے مانگیں؟؟

لڑکے نے اطمینان سے کہا: یہ پتھر کے ٹکڑے ہیں، بت ہیں، یہ کسی کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کچھ نہیں دے سکتے، آپ اس کی عبادت کریں جس نے یہ ساری دنیا بنائی ہے۔ جس نے مجھے بھی بنایا ہے اور آپ کو بھی، جو ساری مخلوقات کو صبح وشام رزق دیتا ہے۔ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ان کے درمیان واقع ہر مسئلے کو وہی حل کرتا ہے۔ وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ وہی بگڑی بنانے والا ہے۔ اسی کے آگے اپنا سر جھکانا چاہیے۔ اس کے علاوہ یہ بستی کے تمام پتھر کے بنے ہوئے خدا جن کی آپ لوگ پوجا کرتے ہیں، جھوٹے ہیں۔ بے بس ومجبور ہیں۔ نہ ہل سکتے ہیں نہ حرکت کر سکتے ہیں۔ نہ کسی کو کچھ دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی سے کچھ چھین سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں......

پجاری یہ باتیں سن کر غضبناک ہو چکا تھا۔ وہ اس پیارے سے لڑکے کی مزید حقیقت پر مبنی باتیں نہ سن سکا۔ اور درمیان ہی میں اس کی بات کاٹ کر چلایا: چپ ہو جاؤ......مت کرو اتنی توہین ہمارے خداؤں کی......وہ یہ توہین آمیز گفتگو کرتے سن رہے ہیں......اگر ہمارے ان خداؤں کو غصہ آ گیا تو وہ تمہیں جلا کر راکھ کر دیں گے، جاؤ چلے جاؤ یہاں سے میں تمہاری بات نہیں سن سکتا......

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد جب دیکھا کہ وہ بھولا بالا لڑکا وہیں کھڑا ہے تو دوبارہ گرجا اور طعنہ دیتے ہوئے کہنے لگا: میں کہتا ہوں کہ چلے جاؤ یہاں سے ورنہ میں دوسری طرح سمجھاؤں گا تمہیں۔ ہاں اگر اتنا ہی زیادہ عقل مند بنتا ہے تو اپنے باپ کو سمجھا جا کر۔ وہ بت بناتا ہے، بیچتا ہے اور تو اس کا بیٹا ہو کر ان خداؤں کو برا بھلا کہتا ہے، کہتا ہے یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ جا کر اپنے باپ کو کہہ کہ آج سے تیشہ اور ہتھوڑا پھینک دے اور بند کر دے خدا بنانے اور خدا بنانے کا اپنا کارخانہ ختم کر دے۔ جا! جا کر اپنے باپ کو بتا کہ یہ بت خدا نہیں ہیں خدا کوئی اور ہے۔

پیارے بچو! اس لڑکے کا نام ابراہیم تھا اور واقعی اس کا باپ پتھر کے بت بنا کر بیچتا تھا۔ لیکن ابراہیم اپنے باپ کے اس ''خدا بنانے'' کے کاروبار کو پسند نہ کرتا تھا بلکہ اس کی مخالفت کرتا تھا۔ لہٰذا وہ اس پجاری کی باتیں سن کر اپنے گھر واپس آ گیا۔ اب وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ وہ اپنے باپ کو کس طرح سمجھائے کہ جن بتوں کو وہ تراش خراش کر کے، ہتھوڑے اور تیشے کی ضربیں لگا لگا کر مورتی بناتا ہے وہ خدا نہیں بن جاتے بلکہ پتھر کا نقش و نگار والا ٹکڑا ہی رہتے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



اس وقت نہ صرف یہ کہ تمام شہر والے بلکہ ملک بھر کے تمام لوگ بتوں کو پوجنے کے ساتھ ساتھ چاند سورج اور ستاروں کی بھی پوجا کرر ہے تھے۔ وہ ستاروں کو اپنا دیوتا اور خدا مانتے تھے۔ خاص طور پر یہ لوگ آسمان کے سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے ملک شام کے شہر دمشق کے ساتوں دروازوں پر ان ستاروں کے بڑے بڑے ہیکل اور بت بنا کر نصب کرر کھے تھے۔ وہ ان کے پاس عیدیں مناتے، میلے لگاتے اور ان بتوں کے آستانوں پر جانور ذبح کرتے، تاکہ وہ دیوتا اس قربانی سے خوش ہوکر ان کی مشکلیں آسان کردیں اور مرادیں پوری کردیں۔

ابراہیم اپنے والد کو یہ ''خدا'' بناتے دیکھتا تھا کہ وہ کیسے نفاست اور محنت سے انہیں بناتا اور پھر انہیں بیچتا ہے۔ یعنی اس کے والد نے ''خدا'' بنانے کا کارخانہ اور دکان بنا رکھی تھی۔

ابراہیم یہ بھی دیکھتا کہ لوگ اس کے باپ سے خدا خرید کر لے جاتے اس کی پوجا کرتے اور پھر کھانے کی چیزیں اس کے سامنے رکھتے کہ وہ کھا لے اور باقی بچنے والا کھانا ہم تبرک کے طور پر برکت کے لئے کھائیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



گے۔ اس دوران مکھیاں بتوں کی آنکھوں، کھانے اور منہ پر بیٹھتیں لیکن وہ ان کو اڑا نہیں سکتے تھے۔

چوہے ان کے سامنے رکھے گئے کھانے کو مزے لے لے کر کھاتے رہتے لیکن وہ انہیں منع نہیں کر سکتے تھے۔ وہ کیسے مشکل کشا تھے جو اپنی اس مشکل کو بھی دور نہ کر سکتے تھے۔ ابراہیم قوم کی اس جہالت اور بیوقوفی کو دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یا اللہ ان کو ہدایت دے۔ یہ بتوں اور ستاروں کی پوجا چھوڑ کر تیری ہی عبادت کریں۔

اس پیارے سے لڑکے نے قوم کو اب باقاعدگی سے سمجھانا شروع کر دیا کہ ان بتوں کی اور چاند سورج اور ستاروں کی پوجا نہ کرو۔ بلکہ اس ذات کی عبادت کرو کہ جس نے ان کو اور ہم سب کو اور زمین و آسمان کو بنایا ہے جو ہماری روح نکال لیتا ہے وہی ہمیں مارتا ہے، زندہ کرتا ہے اور پیدا کرتا ہے، وہی حقیقی خدا ہے۔ اسی کے آگے جھکو...... لیکن قوم تھی کہ مانتی ہی نہیں تھی اور ایک ہی رٹ لگائے چلی جارہی تھی کہ ہم اپنے بڑوں اور بزرگوں کو ان کی عبادت کرتے دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ وہ بے وقوف تھوڑی تھے۔ ہم ان کے طریقے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ سورج چاند ستارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



بھی ہماری خدا ہیں اور ہمیں سب کچھ دیتے ہیں، ہماری مشکلوں مصیبتوں کے وقت کام آتے ہیں، یہ صورت حال دیکھ کر ابراہیم کے ذہن میں قوم کو سمجھانے کے لئے ایک ترکیب آئی، لہٰذا اس نے اس پر عمل شروع کر دیا۔

اندھیری رات میں آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔لوگ موجود تھے۔ ابراہیم نے ایک خوب روشن ستارے کو آسمان پر چمکتے دمکتے اور روشنی بکھیرتے دیکھا تو قوم کو کہا: ''یہ ہے میرا رب'' اس لئے کہ اگر ستارے رب بن سکتے ہیں تو یہ ان میں سب سے زیادہ واضح ممتاز و منفرد اور روشن ہے ۔جب وہ کچھ دیر روشن رہ کر وقت مقررہ پر غروب و غائب ہوگیا اور اس کو یہ ہمت نہ ہوسکی کہ اپنے ماننے والے پجاریوں کو کچھ دیر مزید اپنا چہرہ دکھاسکتا، تب ابراہیم نے قوم کی طرف چہرہ کر کے بیزاری سے کہا: میں چھپ جانے اور غروب ہوجانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ میرا رب ہونے کے قابل نہیں، کیونکہ رب پر تو کوئی غالب نہیں آسکتا بلکہ وہ خود سب پر غالب ہوتا ہے۔ میں مغلوب ومجبور کو رب کیسے مان لوں؟

پھر کچھ دیر بعد نگاہ آسمان کی طرف بلند کی تو دیکھا کہ چاند پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہے۔ دیکھتے ہی کہا: یہ میرا رب ہے، پورے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



عالم کو اپنی روشنی سے روشن کر رہا ہے۔ اگر ستاروں کو ہی خدا ماننا ہے تو پھر اس کو کیوں نہ مانا جائے کیونکہ یہی اس کا مستحق نظر آ رہا ہے، لوگ بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہیں کہ آخر ابراہیم، جو ہمیشہ ہمارے خداؤں کی مخالفت کرتا آیا ہے، آج ان کو مان ہی لیا۔ قوم پوری توجہ سے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی جب سحری یعنی فجر کی اذان کا وقت ہوا تو چاند اللہ کے حکم سے ماند پڑنے اور چھپ جانے کی تیاری کرنے لگا۔

جوں جوں سورج کے طلوع ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا توں توں چاند، دیکھنے والوں کی آنکھوں سے اوجھل ہونے لگا۔ جب یہ بھی نظروں سے اوجھل اور غائب ہو گیا تو ابراہیم نے قوم کی طرف رخ کر کے اس کو مخاطب کیا اور کہا: اے لوگو! میں اسے بھی رب نہیں مانتا۔ کیونکہ یہ بھی مغلوب و مجبور ہو گیا اور چھپ گیا اور میں ایسوں کو رب کیسے مان لوں، کیونکہ خدا میں تو یہ خامیاں اور کمزوریاں نہیں ہوتیں۔ وہ تو دوسروں کی کمزوریاں دور کرتا ہے۔ سب پر غالب ہوتا ہے، اس پر کوئی طاقت غالب نہیں آ سکتی۔ پھر کہا: اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے گمراہی سے بچا لیا۔ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو یقیناً میں بھی (تمہاری طرح) گمراہ ہو جاتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور زوال پذیر اشیا کو رب سمجھ بیٹھتا۔

تاروں بھری رات اور روشن چاند والی رات کو جب سورج نے آ کر ختم کر دیا تو اب ہر طرف سورج کی روشن کرنوں کا راج تھا۔ رات کی سردی اور تاریکی بھاگ چکی تھی اور اب سورج کی روشنی کی حرارت ہر کسی کے جسم میں سرایت کر چکی تھی۔

ابراہیم نے قوم کے سامنے سورج کو دیکھتے ہوئے کہا:

یہ ہے میرا رب، کیونکہ یہ چاند تاروں اور دوسرے ستاروں سے سب سے بڑا ہے ......قوم کے لوگ کیا جواب دیتے کہ ان کے پاس کوئی تسلی بخش جواب ہی نہ تھا۔ لیکن دن بھر چمکنے، روشن رہنے اور تمام عالم کو روشن کرنے کے بعد اس نے بھی عراق کی سرزمین سے بھاگنا شروع کر دیا۔ اور آخر کار یہ بھی غروب ہو گیا...... اس لیے کہ رات آ رہی تھی اور اب سورج غائب تھا یعنی ڈوب چکا تھا اور پورے عالم پر اور عراق پر رات کی تاریکی کا راج تھا۔ سورج کا نام ونشان مٹ چکا تھا۔

اب ابراہیم نے قوم کو دوبارہ مخاطب کر کے کہا: اے لوگو! میں ان تمام چیزوں کی پرستش و پوجا سے کہ جن کو تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے، بیزار

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہوں ان سے نفرت کرتا ہوں، ان کا انکار کرتا ہوں، اور ان کو حاجت روا اور مشکل کشا ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ میں نے تو اپنا رخ صرف اس ذات کی طرف موڑ لیا ہے جس نے زمینوں اور آسمانوں کو بنایا ہے۔ میں صرف اسی کا پجاری وعبادت گزار رہوں گا اور کسی کا نہیں۔

اس کے سوا سب جھوٹے خدا ہیں۔ میں مشرک نہیں ہوں کہ اس کے علاوہ کسی اور کو مشکل کشا اور خدا مان کر اس کے ساتھ شرک کروں۔ اللہ مجھے بچائے۔

لوگ یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ ابراہیم ہمارے خداؤں کو مان رہا ہے اب وہ انہی کے سامنے جھکا کرے گا۔ جب انہوں نے یہ صورت حال ملاحظہ کی تو ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ ہوش وحواس اڑ گئے۔ جھوٹے ''خداؤں'' کے حق میں ان کے تمام دلائل کے ہتھیار ابراہیم کی اس نرالی ترکیب نے بیکار، بے اثر اور کند کردیئے تھے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ وہ ابراہیم کے روشن اور ناقابل تردید دلائل کا کیا جواب دیں؟؟ ابراہیم نے تو تجربے کے ساتھ ہمارے خداؤں کو جھوٹا بے کار، بے فائدہ اور پتھر کے ٹکڑے ثابت کردیا ہے۔ ان کے دماغ ماؤف، دل

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



پریشان ، زبانیں گنگ اور جامد ہوگئیں۔ انہیں کوئی جواب نہیں سوجھ رہا تھا۔ جب وہ ہر طرف سے شکست خوردہ اور لاجواب ہوگئے تو وہ غم وغصے سے بھر گئے ، ابراہیم سے لڑنے لگے اور کہنے لگے: اپنی باتیں اپنے پاس ہی رکھو، ہم نہیں مانتے ،لیکن اپنے بزرگوں اور خداؤں کی توہین کو ہم ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔ اب تو جو ہوگیا سو ہوگیا ، جوتم نے کہنا تھا کہہ دیا لیکن یادرکھو آئندہ ہم ایسا ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

پھر ابراہیم کو اپنے بتوں سے ڈراتے ہوئے کہنے لگے: ہمارے خدا تمہاری اس گستاخی اور انکی توہین کا تم سے بدلہ ضرور لیں گے ، لہٰذا بچ کے رہنا، تمہیں اس گستاخی کا مزہ ضرور چکھائیں گے۔ وہ تجھ سے انتقام لیں گے۔ تمہیں اس بات کا خمیازہ (اس کی سزا) آج نہیں تو کل ضرور بھگتنا پڑے گا۔

ابراہیم نے یہ سننے کے بعد نہایت بے باکانہ انداز میں ان کو جواب دیتے ہوئے کہا: افسوس ہے کہ تم دلیل آجانے اور حقیقت واضح ہوجانے کے بعد بھی ہدایت لانے کی بجائے مجھ سے جھگڑ رہے ہو اور اپنے بتوں سے مجھے ڈراتے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صحیح راستہ دکھایا ہے وہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



میرا رہبر ورہنما ہے۔ تمہارے پاس گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ میں تمہارے بتوں سے ذرہ بھر نہیں ڈرتا، وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، البتہ (مجھے) جو نقصان میرا اللہ پہنچانا چاہے تو وہ پہنچا سکتا ہے۔ میں تمہارے (شریکوں) خداؤں سے کیوں ڈروں کہ وہ (لکڑی اور پتھر کے بت) کسی قسم کے نفع نقصان کے مالک ہی نہیں۔

لوگ ابراہیم کا یہ جواب سن کر ہاتھ ملتے رہ گئے اور وہ وہاں سے توحید کا پیغام سنا کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ گھر پہنچ کر وہ مسلسل غور کرتا رہا کہ کس طرح قوم کو ان جھوٹے خداؤں کی پوجا سے ہٹایا جائے۔ اچانک اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ تیرا گھر ہی تو ان جھوٹے خداؤں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ یہیں تو وہ کارخانہ قائم ہے جہاں سے خدا تیار ہو کر مارکیٹ جاتے ہیں اور مہنگے سستے داموں خداؤں کی خرید وفروخت کا کاروبار چلتا ہے۔ یوں خداؤں کی خرید وفروخت کی منڈی کو سپلائی لائن تو تیرے گھر سے ہی مہیا ہوتی ہے۔ کیوں نہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ خدا سازی کا یہ کارخانہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے۔ یوں ممکن ہے خداؤں کی سپلائی معطل ہونے کی بنا پر پتھر کی مورتوں کی پوجا اور جہالت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کم ہو جائے۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ اس بت سازی اور ''خدا سازی'' کی صنعت اور کارخانے کو بند کیسے کیا جائے۔ کافی سوچ بچار کے بعد ابراہیم کے ذہن میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ اباجان کو توحید کی دعوت دی جائے، ان کو سمجھایا جائے، ان پر ان جھوٹے خداؤں کی حقیقت کو واضح کیا جائے ،شاید وہ بات سمجھ جائیں۔ اگر ان کے دماغ میں توحید کا یہ نکتہ بیٹھ گیا تو پھر کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ وہ خود بیزار ہوکر یہ کام بند کردیں گے۔ لہٰذا وہ یہ سوچ کر اور باپ کو سمجھانے کے لیے اپنے باپ آذر کے پاس جا بیٹھا اور نہایت ادب واحترام سے اپنے باپ کے کاروبار کے متعلق باتیں کرنے لگا کہ کیسا چل رہا ہے۔ وہ کیسے خدا بناتا ہے۔ روزانہ کتنے خدا بنالیتا ہے۔ خدا بنانے میں کون کون سی چیزیں استعمال کرتا ہے......ایسے ہی باتوں باتوں میں اپنے والد سے بڑے پیار اور ادب سے کہنے لگا: باباجان! ایک بات کروں آپ غصہ تو نہ کریں گے۔ ''کرو کرو بیٹے ضرور کرو، ایسی کون سی تم نے بات کرنی ہے جو مجھے غصہ آجائے گا۔'' اباجان! میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ان بتوں کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



پوجاپاٹ کیوں کررہے ہیں۔ یہ نہ تو سن سکتے ہیں، نہ ہی دیکھ سکتے ہی اورنہ ہی آپ کے کچھ کام آسکتے ہیں۔یعنی آپ کی کوئی مشکل اور مصیبت کو ٹال سکتے ہیں۔ جبکہ آپ ان کو اپنا مشکل کشاء حاجت روا، رازق، داتا، اولاد دینے والا، مارنے والا، اور زندہ کرنیوالا وغیرہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ یہ تو سراسر گمراہی کی دلدل ہے کہ جس میں آپ بھی اور آپ کی قوم بھی گردن تک پھنس چکی ہے۔ آپ یہ سب کچھ چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کریں کہ وہی کائنات کا خالق اور عبادت کے لائق ہے۔

باپ حیرانی سے بیٹے کی باتیں سن رہا تھا۔ اس سے رہا نہ گیا، اس نے ابراہیم کی بات کاٹ کر کچھ کہنا چاہا لیکن ابراہیم نے کہا: اباجان! میری پوری بات سن لیں پھر جو کہیں گے میں سنوں گا بھی اور مانوں گا بھی۔

باپ خاموش ہوگیا اور ابراہیم دوبارہ اپنی بات شروع کرتے ہوئے کہنے لگا:

پیارے اباجان! بت پرستی تو دراصل شیطان پرستی ہے آپ شیطان کا کہنا نہ مانئیے۔ وہ آپ کا اور تمام آدم کی اولاد کا دشمن ہے۔ وہ تو رحمٰن کا نافرمان ہے ہی وہ (یہ خداسازی کا کام کروا کر) آپ کو بھی رحمان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



نافرمان بنا رہا ہے۔ اے پیارے ابا جان! میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں آپ کے اس شرک جیسے جرم کی پاداش میں آپ پر اللہ جبار وقہار کا عذاب نازل نہ ہو جائے اور پھر آپ اس کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لیے جہنم میں شیطان کے ساتھی بن جائیں ...... باپ آذر نے کہا: بس......بس ......بس...... بہت ہو چکی توہین ہمارے خداؤں کی...... میں مزید کچھ نہیں سن سکتا۔ کان کھول کر سن لو! لگتا ہے تم میرے خداؤں اور معبودوں سے بغاوت کر رہے ہو، اگر تم نے (ان کی پوجا پاٹ عبادت وغیرہ سے) بغاوت کی تو پھر یہ نہیں دیکھوں گا کہ تم میرے بیٹے ہو بلکہ اپنے ہاتھوں سے پتھر مار مار کر تمہیں سنگسار کر کے قتل کر دوں گا۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے تو فوراً میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ۔ یہاں سے چلے جاؤ، گھر چھوڑ دو، پھر ادھر نہ آنا، چلے جاؤ۔ ابھی چلے جاؤ...... باپ نے غصے سے کانپتی ہوئی آواز میں جذبات سے لرزتے ہوئے ہاتھوں کی مٹّھیاں بھینچتے ہوئے بلند آواز سے کہا۔

باپ کا یہ غصے بھرا اور قتل کی دھمکی بھرا جواب سن کر ابراہیم نے نہایت ادب واحترام سے آنکھوں میں آنسو بھر کے...... رو دینے والی گلوگیر آواز

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



سے کہا: پیارے ابا جان! آپ ہمیشہ سلامت رہیں، آپ پر رب تعالیٰ کی سلامتی ہو...... آپ جہنم کی آگ سے سلامت رہیں...... آپ کو کبھی بھی میری طرف سے دکھ نہ پہنچے...... ابا جان! آپ کے پاس سے میرا دور جانے کو دل تو نہیں چاہتا...... لیکن آپ کا حکم مانتے ہوئے...... میں چلا جاتا ہوں...... بلکہ ابھی جا رہا ہوں...... میں اپنے اللہ سے آپ کی بخشش اور ہدایت کی دعا کرتا رہوں گا...... وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان ہے (اس لیے شاید میری بات مان کر آپ کو بخش دے اور ہدایت دے دے)...... لیجیے ابا جان...... میں آپ کو اور جن جن کو آپ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں...... میں سب کو یہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں...... میں تو (اپنی ہر مصیبت و مشکل میں) صرف اپنے اللہ کو ہی پکارتا رہوں گا۔

یہ کہہ کر ابراہیم اپنے باپ کو اور گھر کو چھوڑ کر باہر بازار میں نکل گیا اب اس کا کوئی گھر نہیں تھا کہ جہاں وہ رات گزار سکے۔ بتوں کو برا بھلا کہنے کی بنا پر پوری قوم بھی دشمن بن چکی تھی۔ قوم چاہتی تھی کہ کب موقع ملے اور وہ ابراہیم کو مار دیں۔

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اب اس پیارے سے لڑکے کا کوئی گھر نہ تھا۔کوئی رشتہ دار اس کو اچھا نہ سمجھتا تھا۔ اس لئے کہ یہ ان کے" خداؤں" کو جو برا بھلا کہتا تھا۔ لہٰذا کسی نے اس کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت نہ دی۔ بلکہ وہ اس سے دشمنی کرنے لگے۔وہ کہتے کہ یہ لڑکا گستاخ ہے، ہمارے خداؤں کی توہین کرتا ہے، لہٰذا اسے مار دینا چاہیے۔یہ دھمکیاں سن کر ابراہیم نہ تو گھبراتا اور نہ پریشان ہوتا، بس یہ جواب دیتا کہ جان سے مارنا اور مرے ہوؤں کو زندہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ کام نہ تم کرسکتے ہو اور نہ تمہارے لکڑی و پتھر کے بنے ہوئے خدا۔

ایک دن ابراہیم نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا۔ان میں ابراہیم کا باپ آزر بھی آ کر کھڑا ہوگیا، ابراہیم نے ان سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں تم سے بہت اہم بات پوچھنا چاہتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: پوچھو کیا پوچھتے ہو؟......تو ابراہیم نے کہا: تم دن اور رات میں کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جیسا کہ تم دیکھتے ہی ہو کہ ہم ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے درباروں کے مجاور بن کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سن کر ابراہیم نے پوچھا: پوری طرح سوچ سمجھ کر مجھے یہ تو بتاؤ کہ جب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



مصیبت کے وقت ان بتوں کو پکارتے ہو، مدد کے لیے بلاتے ہو...... تو کیا وہ تمہاری، تمہاری چیخ وپکار کو اور تمہاری فریادوں کو سنتے ہیں؟؟......اور پھر سننے کے بعد تمہاری مصیبت ومشکل دور کرنے کے لیے، تمہیں دشمن سے بچانے کے لئے، یا تمہیں نفع ونقصان پہنچانے کے لیے تمہارے پاس پہنچ جاتے ہیں...... یا اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہی تمہیں ملک کے اس حصہ میں جہاں تم مشکل میں پھنسے ہوتے ہو، نفع ونقصان پہنچا دیتے ہیں؟...... یہ سن کر لوگ لاجواب ہوگئے اور ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھنے لگے اور پوچھنے لگے:......لو بھئی اب بتاؤ، اس لڑکے کو کیا جواب دیں، یہ تو بڑی بڑی گستاخی والی باتیں کر رہا ہے۔ جب ان سے اس سوال کا کوئی جواب نہ بن پایا تو بے بس ہوکر ابراہیم کی طرف مڑے اور کہنے لگے: اے لڑکے! زیادہ باتیں نہ بنا، ہمیں ان باتوں کا کوئی علم نہیں، اور نہ ہم نے ایسے سوالوں کے متعلق کبھی سوچا ہے۔ ہم تو بس اپنے باپ دادوں کو ان خداؤں کی پوجا کرتے دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔ باقی ہم ان باتوں کے جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتے کہ یہ نفع ونقصان دے سکتے ہیں کہ نہیں۔ ہم اب بھی اسی طرح کریں گے جس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



طرح تمہارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔

ابراہیم نے جب لوگوں کا یہ کورا اور جاہلانہ ہٹ دھرمی پر مبنی جواب سنا تو کہا: کان کھول کر سن لو! جن جھوٹے اور چونے مٹی پتھر گارے اور لکڑی کے بنائے گئے خداؤں کو تم پوج رہے ہو، اور تم خود بھی، اور تمہارے باپ دادا بھی، سب میرے دشمن ہیں، اس لئے کہ میں تو ان سب خداؤں کا انکار کر کے صرف اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہوں، کہ جس نے ساتوں آسمان اور زمینیں بنائی ہیں۔ میں ایک اللہ کو چھوڑ کر اوروں سے مدد مانگنے والوں اور ان کی عبادت کرنے والوں سے اپنی کھلم کھلا دشمنی کا اعلان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ان تمام جہانوں کو پالنے والے نے مجھے پیدا کیا نہ کہ تمہارے ان جھوٹے خداؤں نے۔ وہی میری راہبری وراہنمائی کرتا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاؤں تو صرف وہی مجھے شفا دیتا ہے اور تندرست کرتا ہے۔ صرف وہی مجھے مارے گا اور وہی مارنے کے بعد دوبارہ قیامت کے دن زندہ کرے گا۔ جبکہ تمہارے یہ خدا نہ کبھی کچھ کر سکتے تھے...... اور نہ ہی اب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کر سکتے ہیں...... اور نہ کبھی بھی کچھ کر سکیں گے۔

لوگوں نے یہ سب کچھ سن کر یہ نہیں کہا کہ نہیں ابراہیم بات اس طرح نہیں ہے،تم غلط سمجھ رہے ہو، ہم آپ کو سمجھاتے ہیں ، یہ بھی نہیں کہا کہ ابراہیم تم سچ کہتے ہو، ہم غلطی پر ہیں بلکہ انہوں نے ابراہیم کی بات کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے اس سے لڑنا جھگڑنا شروع کردیا۔ ان کو مارنے کے لیے تیار ہوگئے اور غصے سے یہ کہتے ہوئے ابراہیم کی طرف مارنے کے لیے لپکے کہ کہاں سے آزر کے گھر یہ ہمارے خداؤں کا بے ادب لڑکا پیدا ہوگیا ہے، ایک ہی خدا کی خدائی لیے پھرتا ہے، باقی تمام کرنی والے بزرگوں اور خداؤں کے متعلق کہتا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

جب ابراہیم نے قوم کی یہ حالت دیکھی تو سوچ میں پڑ گیا اور فکرمندانہ انداز میں غور کرنے لگا کہ وہ اس جاہل اور بزرگوں وباپ دادا کی مقلد قوم کو کس طرح سمجھائے، کیسے ان پر یہ ثابت کرے کہ ان کے یہ بت کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ کسی چیز کے مالک نہیں۔ ان کے پاس کسی قسم کا اختیار نہیں کہ کسی کو کچھ دے سکیں یا کسی سے کچھ چھین سکیں۔ یا کسی کو کسی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



کام سے روک سکیں۔ یکدم اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور پھر اس کے دل نے اسکی تصدیق کردی کہ ہاں ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لہٰذا اس نے لوگوں کو مخاطب کر کے ایک عزم اور حوصلے سے پر جوش انداز میں اپنے ہاتھ کو ہوا میں لہراتے ہوئے کہا: لوگو! سنوسنو......، میری بات غور سے سنو! میں اس اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے ان بتوں کے ساتھ ایک ایسی خفیہ چال چلوں گا اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کروں گا کہ تم خود میری بات کی تصدیق کرو گے کہ میں سچ کہتا تھا۔ لگتا ہے مجھے ان سے دو دو ہاتھ کرنے ہی پڑیں گے۔ میں نبٹ لوں گا تمہارے ان خداؤں سے۔ تاکہ اصل حقیقت کھل کر تمہارے سامنے آ سکے۔

لوگوں نے اپنے خداؤں کے خلاف ابراہیم کی اس دھمکی پر ذرا بھی توجہ نہ دی اور نہ ہی اسے اہمیت دی۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بھلا ان خداؤں کو بھی کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے!! یہ تو ہر چیز کے مالک ہیں، بااختیار ہیں جو چاہیں کرسکتے ہیں۔ کائنات کی تمام طاقتیں ان کے پاس ہیں۔ جس سے خوش ہو جائیں اس کو سب کچھ دے دیں اور جس سے ناراض

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہو جائیں اس کو تباہ و برباد کر دیں۔ ان کے خلاف کچھ سوچنے والا یا کچھ کرنے والا نیست و نابود ہو جائے گا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ لہٰذا وہ ابراہیم پر پھبتیاں کستے ہوئے اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

کچھ دن ہی گزرے تھے کہ ایک میلے کے انعقاد کا اعلان ہونے لگا۔ لہٰذا چند دن بعد لوگ جوق در جوق شہر سے باہر ایک میلے میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔ یہ قوم چونکہ میلوں ٹھیلوں کی بہت شوقین تھی اس لئے آئے دن کوئی نہ کوئی میلے لگا رہتا تھا۔ اب ہر طرف شور شرابا تھا۔

ڈھول پیٹے جا رہے تھے۔ لوگ ناچتے گاتے اور اچھلتے کودتے، رنگ برنگے کپڑے پہنے گھوڑوں، خچروں اور اونٹوں وغیرہ پر سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے نعرے لگاتے میلے گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔ یہی بتوں کے پجاری گاتے اور ناچتے ہوئے ابراہیم کے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے: تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے، سب لوگ میلہ میں جا چکے ہیں اور تم ابھی تک یہیں بیٹھے ہو، اٹھو اور ہمارے ساتھ میلہ میں چلو۔ وہاں جا کر عیش کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ابراہیم ان کی بات سن کر پریشان ہوگیا کہ یہ میلوں ٹھیلوں میں جانا تو اچھے لوگوں کا کام نہیں۔ میں تو ہرگز نہ جاؤں گا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں ان لوگوں کو کیسے ٹالوں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے سر اوپر اٹھایا اور ستاروں کی جانب دیکھنے لگا۔ لوگ بھی اس کے پیچھے دیکھنے لگے پھر کچھ دیر دیکھتے رہنے کے بعد کہنے لگا: میں تمہارے ساتھ میلہ میں کیسے جاسکتا ہوں جبکہ "میں کچھ بیمار سا ہوں"......لوگ چونکہ ستاروں کی بھی پوجا کرتے تھے اس لئے لاجواب ہوگئے، اور سوچنے لگے کہ یقیناً ہمارے چاند ستاروں میں سے کسی خدا نے اس کو بیمار کردیا ہے، اس لئے یہ تو رہا میلے میں شریک ہونے سے، لیکن ہم کیوں پیچھے رہ جائیں۔ یہ سوچ کر وہ اس کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

جونہی وہ وہاں سے نکلے تو ابراہیم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور دعا کرتے ہوئے کہا: اے مالکِ کائنات! میری مدد فرمانا، میں تیری توحید کی حفاظت پہرے داری کے لیے اور جھوٹے خداؤں سے ٹکرانے کے لیے جارہا ہوں۔ پھر وہ وہاں سے سیدھا اس عمارت کی طرف چل پڑا کہ جس میں یہ تمام خدا سجا کر رکھے گئے تھے اور لوگ ان کے سامنے جھکتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تھے، سجدے کرتے تھے، ان کے سامنے کھڑے ہوکر روتے اور اپنی فریادیں پیش کرتے اور نذریں مانتے تھے اور ان کے سامنے اپنے جانوروں کی گردن پر چھرا پھیر کر خون ان کے قدموں میں بہاتے، تاکہ وہ بت ان سے خوش ہوجائیں اور ان پر مہربان ہوجائیں۔

ابراہیم آگے ہی بڑھتا جارہا تھا جبکہ اس کے کندھے پر ایک بڑا سا کلہاڑا چمک رہا تھا۔ کتنی تیز دھار تھی اس کی۔ یہ کلہاڑا اتنا تیز اور کاٹ دار تھا کہ جس چیز پر پڑتا اس کو کاٹ کر رکھ دیتا۔ چلتے چلتے ابراہیم قوم کے عبادت خانے اور بتوں کے باڑے کے دروازے پر پہنچ گیا۔

دروازہ بند تھا لیکن کوئی پہرے دار وہاں موجود نہ تھا۔ جونہی ابراہیم نے دروازے پر ہلکا سا دباؤ ڈالا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ لہٰذا وہ بلا دھڑک بے خوف ہوکر اندر داخل ہوگیا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ عبادت خانے کا اندرونی منظر دیکھ کر حیران وششدر رہ گیا۔

پتھروں کی بنی ہوئی اس بڑی شاندار عمارت میں ہر طرف خاموشی اور سناٹا تھا۔ اس خاموشی میں حشرات الارض اللہ کی توحید کے نغمے گارہے تھے...... ان کی ننھی منی آوازوں کے ساتھ دور سے میلے کے ڈھول

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ڈھمکوں کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔ عمارت میں ہر طرف نہایت قرینے سے طرح طرح کے لکڑی اور پتھر کے بت کھڑے کیے گئے تھے۔ کئی بتوں کی شکلیں نہایت ہیبت ناک اور ڈراؤنی تھیں۔ کئی پتھر کے مجسمے اس طرح تراش کر دیواروں کے ساتھ نصب کیے گئے تھے کہ دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوتا کہ گویا دوزانوں بیٹھے ہوں۔ ان بڑے اور چھوٹے بتوں کے درمیان میں ایک بہت بڑا ہیبت ناک شکل والا بت بھی تھا۔ دیکھنے کو ایسے لگتا تھا کہ جیسے وہ کھڑا ان چھوٹے خداؤں کی نگرانی کر رہا ہو۔ کیونکہ سب کے سامنے پلیٹوں میں بھر بھر کر مٹھائیاں پھل میوے اور حلوے رکھے گئے تھے۔ پہلی نظر میں دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا جیسے سب بت کھانے کے لیے بیٹھے ہوں۔ سب بتوں پر نظر ڈال کر ابراہیم نے گرج کر بلند آواز سے کہا: اچھا!...... ہونہہ...... تو تم ہو وہ خدا...... کہ جن کی لوگ پوجا کرتے ہیں۔...... آج میں تمہیں خدائی کا اور لوگوں سے اپنی پوجا کروانے کا مزہ چکھاتا ہوں۔" پتھر کی عمارت میں اس کی اپنی آواز گونج کر واپس آگئی لیکن کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ پھر طنز کرتے ہوئے کہنے لگا: اے جاہل قوم کے مشکل کشاؤ! تمہارے سامنے اتنے لذیذ کھانے، رسیلے پھل

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور میٹھی مٹھائیاں پڑی ہیں۔ مکھیاں کھا رہی ہیں لیکن تم کیوں نہیں کھا رہے؟ اچھے خدا ہو کہ اپنے کھانوں کو گندی مکھیوں سے بھی نہیں بچا سکتے۔ بلکہ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ تم ان غلاظت سے بھری مکھیوں کو اپنے چہرے سے بھی نہیں اڑا سکتے۔ جلدی کرو کھاؤ ان مٹھائیوں کو، چپ کیوں ہو؟......لیکن پھر ان کو اپنی ہی بازگشت کے علاوہ کسی قسم کا جواب سنائی نہ دیا۔ پھر ابراہیم کہنے لگا: بھئی عجیب وغریب اور بے حس خدا ہو، میں تم سے مخاطب ہوں اور تم ہو کہ میری کسی بات کا جواب بھی نہیں دیتے، اگر واقعی تم کچھ کر سکتے ہو تو پھر کم از کم میری باتوں کا کچھ تو جواب دو...... اسکے باوجود ہر طرف خاموشی چھائی رہی...... ابراہیم کو یہ صورت حال دیکھ کر غصہ آ گیا، وہ یہ کہتے ہوئے کہ "ٹھہرو تمہارا بندوبست کرتا ہوں"......پھر وہ کلہاڑے کو ہوا میں لہراتا ہوا آگے بڑھا...... ایک بت کا نشانہ لیا......اور پوری قوت سے...... کلہاڑے کا بھرپور وار کر دیا......کلہاڑا بت کی گردن پر پڑا...... چھن ...... ٹھک ......کی آواز آئی اور اس کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ پھر کلہاڑا دوبارہ فضا میں لہرایا...... چمکا...... نیچے آیا......اور دوسرے بت پر آسمانی بجلی کی طرح گرا......اس کی گردن کے ٹکڑے ٹکڑے بھی فرش

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



پر بکھر گئے...... اسی طرح بھاری و بھرکم کلہاڑا بار بار فضا میں بلند ہوتا رہا اور بتوں پر برستا رہا...... حتیٰ کہ ابراہیم نے تمام بتوں کو ملیامیٹ کر کے کاٹھ کباڑ کا ڈھیر لگا دیا۔ اب کسی کی ٹانگیں کٹ چکی تھیں تو کسی کے بازو، بازو اور گردن تینوں غائب تھے۔ بت خانے میں ہر طرف کٹی ہوئی گردنیں اور ٹانگیں بکھری پڑی تھیں۔

سب بتوں کا حلیہ بگاڑنے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد ابراہیم سب سے بڑے دیوہیکل بت کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا:

''بتا تیرے ساتھ کیا سلوک کروں؟ ان چھوٹے خداؤں کی طرح تجھے بھی کاٹ ڈالوں یا صحیح سلامت چھوڑ دوں۔ بت پتھر کا ٹکڑا تھا، کیا جواب دیتا؟ لہٰذا ہر طرف خاموشی چھائی رہی اور کوئی جواب نہ آیا پھر ابراہیم نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کلہاڑا پکڑا اور بڑے بت کے اوپر چڑھ گیا۔ اور اس کی گردن تک پہنچ کر کلہاڑا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ تاکہ جب لوگ واپس آئیں تو اپنے عقیدہ کے مطابق اس کی طرف متوجہ ہوں اور پوچھیں کہ ہمیں بتاؤ یہ کیا ہو گیا ہے؟ اس کے بعد ابراہیم نے نہایت خاموشی سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



بت خانے کی عمارت کا دروازہ پہلے کی طرح بند کیا اور چپ چاپ وہاں سے نکل آیا۔

لوگ جب صبح سورج نکلے میلے سے واپس آئے تو سیدھے عبادت خانے میں گئے تاکہ خداؤں کی پوجا بھی کر سکیں اور ان کا چھوڑا ہوا کھانا بھی بطور تبرک تقسیم کر لیں۔ لیکن جونہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ منہ کھلے کے کھلے رہ گئے...... قدم جہاں تھے وہیں جم گئے...... زبانیں گنگ ہو گئیں...... ہوش وحواس اڑ گئے...... کیونکہ سامنے منظر ہی ایسا نظر آ رہا تھا...... ان کے خداؤں کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرش پر بکھرے پڑے تھے۔ وہ اب سکتے سے نکلے کہ جیسے ان کو ہوش آ گیا ہو...... اور پھر پوری قوت سے چلائے:

ہائے! یہ ہمارے خداؤں کو کس نے قتل کر دیا ہے...... کس بے دردی سے کاٹا گیا ہے ان کو...... کتنا ظالم ہے وہ کہ جس نے ہمارے خداؤں کے اس بے رحمی اور سنگدلی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ کون ہو سکتا ہے وہ؟ بھاگو...... دوڑو...... اور اس ظالم کو تلاش کرو...... جانے نہ پائے وہ......

کچھ لوگ بے یقینی کے عالم میں دوڑ کر بت خانہ سے باہر نکلے اور سرپٹ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دوڑتے ہوئے شہر میں داخل ہوگئے۔ وہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتے جارہے تھے اور گلا پھاڑ پھاڑ کر آوازیں لگا رہے تھے۔لوگو سنو!......سب خدا قتل ہوگئے۔ ہائے ہائے! خدا قتل کردیے گئے۔ہائے! خدا مار دیے گئے......ظلم ہوگیا اندھیر مچ گیا......ابھی ابھی شہر پر خداؤں کا غضب نازل ہونے والا ہے......طوفان آنے والا ہے......بہت خطرناک عذاب نازل ہونے والا......اس لیے کہ کسی نے سب خداؤں کو قتل کردیا ہے......

جو بھی یہ روح فرسا خبر سنتا حیرانگی سے اپنی انگلیاں دانتوں میں دبا لیتا اور ان کو کھڑا کرکے حیرانگی سے پوچھتا: کیا واقعی خدا قتل ہوگئے!! آواز لگانے والا جواب دیتا: ہاں ہاں ہوگئے ہیں......پوچھنے والا مزید حیرانگی سے پوچھتا: وہ ہوگئے قتل......!!......کوئی ان کو قتل کرگیا......توڑ پھوڑ گیا...... انہوں سے اس کو روکا نہیں......اس گستاخانہ جسارت پر اس کو ملیا میٹ نہیں کیا...... اس کو زمین میں نہیں دھنسادیا......جب وہ ان پر ظلم کررہا تھا تو اس کے بازو نہیں توڑ ڈالے؟؟!!یہ کیا سن رہے ہیں ہم !! نہیں یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ کوئی ہمارے خداؤں کو مشکل کشاؤں کو قتل کر جائے اور وہ آرام سے قتل ہوجائیں......نہیں نہیں...... ایسا نہیں ہوسکتا......

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ آواز لگانے والا لوگوں کو جواب دیتا کہ اگر یقین نہیں تو خود بت خانے میں چلے جاؤ اور خداؤں کی بنی ہوئی عبرت ناک درگت اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ تمہیں یقین آجائے گا کہ خدا قتل ہوچکے ہیں۔ اب تو ان کا قہر نازل ہونے والا ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے یہ خبر سارے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ لوگوں کو یقین نہیں آرہا۔ ان کی عقلیں جواب دے چکی ہیں۔ سب اس خبر کی تصدیق کے لیے اپنے اپنے گھروں سے دوڑ پڑتے ہیں۔ اب منظر یوں بن جاتا ہے کہ ہر گلی اور بازار سے بت خانے کی طرف لوگوں کی دوڑیں لگی ہوئی ہیں...... لوگ ایک دوسرے سے تیز دوڑ رہے ہیں، کئی گھوڑوں پر سوار ہوکر ان کو سرپٹ دوڑاتے بھاگ رہے ہیں۔ ہر ایک پوری قوت سے بھاگ رہا ہے تاکہ وہ دوسروں سے پہلے بت خانے میں پہنچ جائے۔

جب لوگ وہاں پہنچتے ہیں تو وہاں بہت بڑا ہجوم پہلے سے ہی جمع ہے۔ لوگ ہجوم کو چیر کر آگے جاتے ہیں تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران وششدر رہ جاتے ہیں۔ لوگ اپنی انگلیوں کو کاٹ رہے ہیں کہ کہیں ہم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



خواب تو نہیں دیکھ رہے...... لیکن سامنے نظر آنے والا منظر تو ایک حقیقت تھا...... پھر کچھ دیر بعد...... یہاں موجود ہر شخص اپنے خداؤں سے ہمدردی جتانے لگا اور کہنے لگا ...... بھئی جس نے بھی کیا اچھا نہیں کیا...... بہت ظلم کیا...... اس کو ذرا ترس نہ آیا...... ان بے چاروں نے کونسا اس کا کچھ بگاڑا تھا...... پھر سب لوگ غصے میں بھر گئے اور مل کر نعرے لگانے لگے: ہم چپ چاپ نہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ اپنے خداؤں کی مدد کریں گے اور قاتل کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ اور اس سے اپنے خداؤں کے قتل کا بدلہ لیں گے

اس موقع پر چاہیے تو یہ تھا کہ لوگ سوچتے، غوروفکر کرتے کہ اگر ہمارے یہ بت واقعی خدا ہوتے اور اپنے دفاع میں کچھ کرنے پر قادر ہوتے، ان کے پاس کوئی اختیار یا طاقت ہوتی تو کم از کم حملہ آور سے اپنا دفاع کر لیتے۔ یہ جب اپنے آپ کو نہیں بچا سکے تو ہمیں دشمن سے کیا بچائیں گے اور جب خود مار کھا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں تو ہمیں نفع نقصان کیا پہنچائیں گے!!؟؟ لیکن ان کی بدنصیبی تھی کہ انہوں نے ایسا سوچنے کی بجائے خداؤں کے قاتل کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔

قوم کے سردار کہہ رہے تھے کہ اگر قاتل ہمارے ہاتھ لگ جائے تو ہم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اس کی بوٹی بوٹی کر دیں گے۔ کچھ لوگوں نے سرداروں کی بات سن کر کہا کہ جب ہم میلے میں شرکت کے لیے جارہے تھے تو ہم نے ایک نوجوان کو میلے میں لیجانے کی کوشش کی لیکن اس نے کہا کہ میں بیمار ہوں اور وہ ہمارے ساتھ نہ گیا بلکہ یہاں ہی رہا جبکہ باقی سب بستی والے تو میلہ میں شریک تھے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کام اسی نے کیا ہو۔

یہ سن کر کچھ لوگ کہنے لگے: ہاں ہاں! ہمیں یاد آیا یہ وہی جوان ہے جو اکثر ہمارے خداؤں کی توہین کرتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے۔ اس نے چند دن پہلے ہمیں دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے خداؤں کی خفیہ طور پر خبر لوں گا اور ان سے دو دو ہاتھ کروں گا۔ وہ اکثر ان کی برائیاں کرتا رہتا ہے...... اس کو لوگ ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں...... لگتا ہے یہ کام اسی کا ہے۔ قوم کے سرداروں نے جب لوگوں کی یہ گفتگو سنی تو وہ غصے سے پاگل ہو گئے...... غصے کی حالت میں ان کے ہاتھ کانپنے لگے...... انہوں نے اپنی تلواریں میانوں سے نکال لیں اور فضا میں لہرا کر کہنے لگے: اس گستاخ کو ہمارے سامنے پیش کیا جائے، ہم اس سے اپنے خداؤں کے قتل کا بدلہ لیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



نے مسلح جنگجو ابراہیم کو گرفتار کرنے کے لیے روانہ کر دیئے۔ اب یہ ننگی تلواروں، نیزوں اور تیروکمان سے مسلح جنگجو دستے شہر میں پھیل گئے اور جگہ جگہ ابراہیم کو تلاش کرنے لگے۔

❀.....❀.....❀

ڈھونڈتے ڈھونڈتے جنگجو ابراہیم کے پاس پہنچ گئے اور اسے کہنے لگے: تمہیں قوم کے سرداروں نے طلب کیا ہے۔ ابراہیم ان کے ساتھ چل پڑا اور سرداروں کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں ایک ہجوم اکٹھا ہے۔ تمام لوگوں کے تیور چڑھے ہوئے ہیں۔ ان کے چہروں سے غیظ وغضب کے شعلے نکل رہے ہیں۔ وہ مکے کستے ہوئے، پیچ وتاب کھاتے ہوئے نہایت بے صبری سے کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ جونہی ابراہیم وہاں پہنچا تو کتنی ہی آوازیں ابھریں...... لو وہ آ گیا...... وہ آ گیا...... یہی ہے...... بالکل یہی ہے...... یہی ہمارے خداؤں کے خلاف باتیں کیا کرتا تھا...... ایک طرف سے آواز آئی...... ہاں ہاں! اسی نے ہمارے خداؤں سے دو دو ہاتھ کرنے اور نبٹنے کی دھمکی دی تھی...... پھر یکدم کتنی ہی آوازیں بلند ہوئیں...... بے شک یہی گستاخ لڑکا ہمارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



خداؤں کا قاتل ہے...... یہی ان سے ہاتھ کر گیا ہے...... اسی نے ان کو ذلیل ورسوا کر دیا ہے۔

ایسی ہی بہت سی آوازیں ابھر رہی تھیں...... ہر کوئی ابراہیم کے خلاف چیخ رہا تھا...... گلا پھاڑ کر آوازے لگا رہا تھا...... اور کئی ایک تو اس کو مارنے کے لئے دوڑ رہے تھے۔ ایسے مناظر کے درمیان سے گزرتے ہوئے جنگجو دستے ،ابراہیم کو بتوں کی پجاری قوم کے سرداروں کے سامنے لے گئے۔ سرداروں نے ابراہیم کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا تو ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو چپ ہوجانے کا اشارہ کیا۔فوراً تمام لوگ خاموش ہوگئے۔ سرداروں نے بے یقینی کے عالم میں ابراہیم پر سر سے پاؤں تک حیرانگی اور نفرت کے ملے جذبات سے نظر دوڑائی اور کہنے لگے: ہونہہ ...... ہونہہ...... اچھا...... اچھا...... تو تم ہو وہ لڑکے جس نے ہمارے خداؤں کا حشر نشر کردیا ۔ ان کے ہاتھ پاؤں، بازو ، ٹانگیں اور گردنیں...... کلہاڑے مار مار کر کاٹ ڈالیں...... بولو...... بولو...... بولتے کیوں نہیں ،تم نے ہی کیا ہے سب کچھ؟ جواب دو۔تم نے ہی خداؤں کو ہمارے معبودوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کو توڑا پھوڑا ہے!!

ابراہیم سوچوں کے سمندر میں اتر گیا۔ اس کے ذہن میں یکدم یہ خیال آیا کہ اب وہ بہترین موقع آگیا ہے کہ جس کے لئے میں نے یہ تدبیر و ترکیب اختیار کی ہے۔ اب سب لوگ ایک جگہ جمع ہیں۔ ان میں ان کے وہ مذہبی پیشوا اور پنڈت بھی موجود ہیں کہ جو رات دن لوگوں کو ان بتوں کی مشکل کشائی حاجت روائی کے قصے سناتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ان کو سجدہ کرو گے تو یہ خدا تمہیں ہر مشکل سے نجات دلائیں گے۔ اب سب کی موجودگی میں ان کے باطل عقیدے کو غلط ثابت کرنے کا بہترین موقع آگیا ہے۔ آج میں اپنے رب کے فضل سے ان کو یہ سوچنے پر مجبور کردوں گا کہ ان پتھر کے خداؤں کے متعلق جو کچھ تم سے ان مذہبی پیشواؤں مجاوروں اور کاہنوں نے کہا تھا، یہ سب ان کا مکر وفریب دھوکہ اور فراڈ تھا۔

لیکن میں ان جاہلوں کو یہ بات کیسے سمجھاؤں...... ہاں...... یہ طریقہ درست رہے گا، اس کے دل ودماغ نے جواب دینے کے لئے ایک ترکیب آزمانے کا فیصلہ کرلیا...... اچانک ایک غصے سے بھرپور اور دھاڑتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہوئی قہر آلود آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی: سوچ کیا رہے ہو او لڑکے! جواب کیوں نہیں دیتے ؟ ابراہیم سوچوں کے سمندر سے نکل آیا اور سوچی ہوئی ترکیب کے مطابق قوم کو اور سرداروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا:

"یہ سب کارروائی اس بڑے بت نے کی ہے، چھوٹے خداؤں سے لڑائی اور مارکٹائی اسی نے کی ہے، اسی نے چھوٹے خداؤں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ ممکن ہے سامنے پڑی مٹھائیوں پر جھگڑا ہو گیا ہو، یہ کہتا ہو کہ میں بڑا ہوں، مجھے زیادہ حصہ ملے گا، میں زیادہ مٹھائی کھاؤں گا جبکہ تمہیں تھوڑا، اس لیے کہ تم چھوٹے ہو، یا ہوسکتا ہے کہ یہ حسد کی وجہ سے جلتا بھنتا ہو کہ لوگ صرف میری پوجا کریں کہ میں سب سے بڑا ہوں، میرے ہوتے ہوئے ان چھوٹے ٹھگنے خداؤں کو کیا اوقات ہے۔ ان کی پوجا کیوں کی جائے؟ اور پھر اسی حسد میں جل کر اس نے سب کو ختم کر دیا ہو، کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ کہ جب یہ چھوٹے خدا رہیں گے ہی نہیں تو ان کی پوجا کون کرے گا۔ لہٰذا اس نے ان کا قصہ پاک کر دیا ہو۔ اس کی طرف دیکھو! کلہاڑا ابھی تک اسی کے کندھے پر پڑا ہے۔ اس نے اپنے کندھے سے اتارا نہیں ہے۔ اگر میری باتوں کا یقین نہیں آتا تو اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اس بڑے کلہاڑا بردار خدا سے خود پوچھ لو کہ کیا ہوا؟ یا کس بات پر ان میں جھگڑا ہوا اور پھر یہ قتل وغارت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی سے پوچھو، یہ سب کچھ تم کو بتادے گا، مجھ سے کیا پوچھتے ہو، مجھ پر تو تم یقین نہیں کرو گے، لیکن اپنے خداؤں کی بات کو تو غلط کہہ کر جھٹلا نہ سکو گے۔''

سب لوگ ابراہیم کا یہ جواب سن کر ہکا بکا رہ گئے، ان کے منہ لٹک گئے، زبانیں گنگ ہوگئیں، آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی تھیں، وہ لاجواب ہوکر بے حس وحرکت پتھر کے مجسمے بنے کھڑے تھے۔اب لوگوں نے مجاوروں اور کاہنوں کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا کہ اب بتاؤ کیا جواب دیں۔ انہوں نے بھی نظریں جھکا کر، آنکھیں پھیر لیں اور گردنیں نیچی کرکے زمین کو گھورنے لگے۔ اس کے بعد سرداروں اور لوگوں نے ان سے مایوس ہوکر ایک دوسرے کی طرف دیکھا لیکن کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ سب نادم وشرمندہ اور پریشان تھے۔ سب کی زبانوں کو تالے لگ چکے تھے لیکن وہ مسلسل سوچ رہے تھے ۔ ان کے دل ودماغ پتھر کے خداؤں کی بے بسی کی گواہی دے کر اس بات کی تصدیق کررہے تھے کہ واقعی ظالم ابراہیم نہیں بلکہ ہم خود ہیں کہ ایسے بے دلیل اور باطل عقیدے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



پر اڑے ہوئے ہیں کہ جس کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں...... کافی دیر نظریں جھکا کر کھڑے رہنے اور سوچنے کے بعد سب نے گردنیں اٹھائیں اور نہایت شرمندگی، بے بسی ولاچارگی کے عالم میں آہستہ سے بولے:

اے ابراہیم! تجھے تو اچھی طرح علم ہے کہ یہ بے چارے بات نہیں کرسکتے، یہ تو بے جان پتھر کی مورتیاں ہیں۔ تمہیں جب یہ سب کچھ پتہ ہے تو پھر بھی ہم سے کہہ رہے ہو کہ ہم ان سے پوچھیں! یہ سنتے ہی ابراہیم نے فوراً جواب دیا جیسے کہ وہ اسی لمحے کے انتظار میں تھا، کہنے لگا:

اگر یہ نہ تو خود سن سکتے ہیں اور نہ جواب دے سکتے ہیں تو پھر تم ان کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ لوگ یہ سن کر کوئی جواب نہ دے سکے، یہ دوسرا موقع تھا کہ ان کو دوبارہ پھر کوئی جواب نہ سوجھ رہا تھا۔ وہ خاموشی سے سر جھکائے گونگے بنے کھڑے تھے کہ اس لڑکے کو کیا جواب دیں۔ یہ دیکھ کر ابراہیم نے دوبارہ سمجھانے کے انداز میں کہنے لگا:

اگر یہ سننے کی اور جواب دینے کی بھی طاقت نہیں رکھتے تو پھر تمہیں زندگی کی ہر مشکل گھڑی میں اور مصیبت و پریشانی میں نفع ونقصان کیسے پہنچا سکتے ہیں؟۔ تو پھر تو یہ خدا بھی نہیں ہوسکتے ......!! لیکن تم ہو کہ ان کو

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



اپنے خدا بنا کر ان کی پوجا کرر ہے ہو۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ تو کچھ نفع پہنچاسکتی ہیں اور نہ ہی نقصان دے سکتی ہیں۔ افسوس ہے تم پر اور تمہارے ان پتھر کے خداؤں پر کہ جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہو، عقل سے کام لو اور سوچو کہ جب یہ نہ تو سن سکتے ہیں اور نہ جواب دے سکتے ہیں تو ہم ان کی پوجا کیوں کرر ہے ہیں؟ لوگ ایک بار پھر لاجواب ہوکر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے کہ بولو اب کیا جواب دیں۔ ابھی وہ ایک دوسرے کی طرف اشارے کنائے کر ہی رہے تھے ابراہیم نے لوہا گرم دیکھ کر دوبارہ چوٹ لگائی اور اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا:

اے میری قوم کے لوگو!...... ذرا سوچو تو سہی کہ جن بتوں کو تم اپنے ہی ہاتھوں سے گھڑتے اور تراشتے ہو، تیشے اور ہتھوڑی کی مدد سے پتھروں کو کانٹ چھانٹ کر بناتے ہو، انہی کو پھر پوجتے بھی ہو، انہی کے آگے سجدہ بھی کرتے ہو، خوب سمجھ لو تم کو صرف اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اسی نے زمین وآسمان بنائے ہیں۔ لہٰذا تم صرف اور صرف اسی اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو۔ اسی کے آگے جھکو اور سجدہ کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ابراہیم ابھی کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ ہجوم کے پیچھے سے ایک بلند آواز گونجی اور ایک شخص سرداروں کو مخاطب کر کے غصے سے کہنے لگا: تم کب تک اس کی گفتگو سنتے رہو گے، لوگ اس کی تقریر سے گمراہ ہو رہے ہیں ،ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ کر اس کے دین پر چل پڑیں۔ لہٰذا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے خدا تم سے راضی ہو جائیں تو اس کو اس کی گستاخی اور مجرمانہ حرکت کی سخت سے سخت سزا دو اور یوں کرو کہ اس کی دہکتی ہوئی آگ میں گرا کر جلا ڈالو ،تا کہ اس کی تبلیغ اور دعوت کا قصہ ہی پاک ہو جائے۔ سردارو! یاد رکھو آج اگر تم نے اس کو زندہ رکھا تو کل یہ نئے بننے والے خداؤں کا بھی ایسا ہی حشر کرے گا۔

اس کے بعد یہ سب لوگ نعرے لگانے لگے اور ابراہیم کی طرف بڑھنے لگے کہ اس کو قتل کر دیں۔ فوجیوں نے ان کو روکا اور سردار نے قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم کے لوگو! برا نہ ماننا میں ایک حقیقت بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ حقیقت یہ ہے اصل مجرم اور ظالم تم لوگ خود ہو، تم کہو گے ہم کیوں ظالم ٹھہرے، تو سنو! تمہارا ظلم یہ ہے کہ تم نے اپنے خداؤں کو پہرے دار کے بغیر کیوں چھوڑا۔ اگر تم کسی پہرے دار کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



عبادت خانے پر چھوڑ کر جاتے تو تمہارے بعد وہ پہرے دار خداؤں کی حفاظت کرتا اور ان کو قتل ہونے سے بچاتا۔ تم نے کتنا بڑا ظلم کیا کہ اپنے خداؤں کو بے یارومددگا اکیلے چھوڑ کر چلے گئے، کوئی ان کی حفاظت کرنے والا یہاں موجود نہ تھا۔ یہ لڑکا آیا اور بغیر کسی روک ٹوک کے ان کو ملیا میٹ کر کے چلتا بنا۔ اب یہ الٹا خداؤں کے قتل کا الزام بھی بڑے خدا پر لگا رہا ہے۔ یہ بیچارے مظلوم تو تنکا بھی نہیں توڑ سکتے، یہ کسی کو قتل کیا کریں گے!!؟۔ اس لئے میں صرف یہ کہوں گا کہ اصل ظالم اور مجرم تم ہو جو اپنے خداؤں کو بغیر پہرہ دار ومحافظ اور باڈی گارڈ کے چھوڑ کر میلے میں چلے گئے۔

یہ سن کر لوگ آپس میں ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ دبی دبی آوازوں میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ مجمع سے مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی۔ یہ دیکھ کر سردار نے سوچا کہ کہیں لوگ بغاوت کا اعلان ہی نہ کردیں۔ لہٰذا وہ بلند آواز سے پکارا: اے مظلوم ومقتول خداؤں کے پجاریو! ......اب میں اصل مسئلہ کی طرف آتا ہوں۔ میں تم لوگوں سے پرزور التجا اور اپیل کرتا ہوں کہ اپنے خداؤں کی مدد کرو، وہ اس وقت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تمہاری مدد کے محتاج ہیں۔ ان کی مدد اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم اس گستاخ اور خداؤں کے قاتل لڑکے......ابراہیم......کو دھکتی آگ کے اندر جلا کر بھسم کر دیں اور اپنے خداؤں کے قتل کا انتقام لیں۔ جاؤ جا کر اتنی لکڑیاں اکٹھی کرو کہ کھلے وسیع میدان ہر طرف سے بھر جائیں۔ ہر طرف خشک لکڑیوں کے پہاڑ نظر آنے چاہئیں۔ پھر ان لکڑیوں کے پہاڑوں کو آگ لگا کر اس کی دھکتی آگ میں اس کو پھینک کر جلا کر کوئلہ کر ڈالو، یہی ہمارا اعلان ہے اسی پر عمل کیا جائے۔

اس اعلان کے بعد ابراہیم کو گرفتار کر لیا گیا۔ مسلح فوج ننگی تلواریں لئے اس کے آگے پیچھے چل رہے تھے۔ ابراہیم بالکل پرسکون تھا۔ اسے ذرہ برابر خوف اور پریشانی نہ تھی۔ وہ اطمینان سے فوجیوں کے درمیان چلتا جا رہا تھا۔ اس وقت کسی نے ابراہیم کے خلاف اس اعلان سزا کی مخالفت نہ کی، نہ رحم کی اپیل کی حتیٰ کہ اس کا باپ بھی اس کے خلاف لوگوں میں بڑھ چڑھ کر شریک تھا اور اس کی سزا کے اعلان پر خوش تھا۔

اس کے بعد اپنے خداؤں کی توہین کا بدلہ لینے والوں کی ہر طرف دوڑیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ ابراہیم کو جلانے کے لئے لکڑیاں اکٹھی کر رہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تھے۔ بڑے بڑے درخت کاٹ کر میدان میں لائے جانے لگے۔ چھوٹے چھوٹے جنگل پورے کے پورے کاٹ کر میدانوں میں لائے گئے۔ اب ہر ایک پجاری کے سر پر ایک ہی دھن سوار تھی کہ وہ ایسی چیزیں زیادہ سے زیادہ مقدار میں مہیا کرے کہ جس سے ابراہیم کو جلایا جا سکے۔ حتیٰ کہ جب بھی قوم کا کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو وہ یوں نیت کرتا کہ اگر میں تندرست ہو گیا تو اتنی مقدار میں ابراہیم کو جلانے کے لئے لکڑیاں فراہم کروں گا۔ اگر کوئی بتوں سے محبت کے تحت کہتا کہ میں ایک من لکڑیاں دوں گا تو دوسرا کہتا کہ میں 50 من دوں گا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم جتنی زیادہ لکڑیاں یا ایندھن فراہم کریں گے اتنا ہی زیادہ خدا ہم سے خوش ہوں گے۔ یوں وہ اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ایسا کرتے کرتے ایک عرصہ گزر گیا۔ اب کھلے میدانوں میں خشک لکڑیوں اور کٹے درختوں اور دیگر ایندھن کے طور پر جلائی جانے والی چیزوں کا اتنا بڑا اور وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ڈھیر لگا تھا کہ دور سے دیکھنے پر بہت بڑا خشک لکڑیوں کا پہاڑ محسوس ہوتا۔

ایک دن قوم اکٹھی ہو گئی۔ شہر کے بازروں میں ہر طرف چہل پہل

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تھی۔لوگ ایک نئے جوش اور جذبے سے خوشی خوشی کھلے میدان کی طرف رواں دواں تھے کیونکہ آج وہ دن تھا جب لکڑیوں کے اس پہاڑ میں آگ لگائی جانی تھی اور پھر اس آگ میں ابراہیم کو پھینکا جانا تھا۔بادشاہ اس کے درباری اور قوم کے سردار یہ اہم فریضہ ادا کرنے کے لئے اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ پتھر کے خداؤں کے پجاری لکڑی کے پہاڑ والے میدانوں سے بہت دور کھڑے تھے۔

اچانک ابراہیم کو سپاہی اپنے گھیرے میں لے کر آگے بڑھے۔ایک اونچی جگہ کھڑا کرکے قوم کے سامنے اس کا جرم سنایا گیا کہ: یہ وہ لڑکا ہے جس نے ہمارے خداؤں کی توہین کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا ہے۔اس کے اس جرم کی سزا اس کو آگ میں پھینک کر دی جائے گی تاکہ وہ جل کر مرجائے۔اور آئندہ کسی کو خداؤں کی توہین وتذلیل کرنے کے بارے میں گمان بھی نہ گذرے۔

پھر بادشاہ نے اشارہ کیا اور شاہی نقیب نے چیخ کر اعلان کیا:" آگ لگادی جائے"...... یہ آواز سنتے ہی...... ایک مشعل بردار گھوڑسوار حرکت میں آگیا...... اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی...... اور اس کو ہوا کے دوش

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



پر چھوڑ دیا...... گھوڑا ہوا سے باتیں کرتا ہوا نہایت تیز رفتاری سے لکڑیوں کے پہاڑ کی طرف بڑھنے لگا۔

لوگوں کی نگاہیں گھوڑ سوار کا تعاقب کر رہی تھیں...... اور دل دھڑک رہے تھے...... اتنے میں نقیب نے دوبارہ گرج کر اعلان کیا ...... ابراہیم کو رسیوں سے باندھ دیا جائے ...... پھر سپاہی حرکت میں آ گئے...... اور ابراہیم ہاتھ پاؤں اور جسم کو رسیوں میں جکڑنے لگے۔ جب وہ ابراہیم کو رسیوں سے باندھ رہے تھے تو وہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اپنے آسمان وزمین کے خالق رب کو محبت بھرے انداز میں پکارتے ہوئے کہہ رہا تھا: اے آسمانوں کے رب ! تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک ہے، اے تمام جہانوں کے رب، مشکل کشا ! میں صرف تیری تعریف بیان کرتا ہوں ( یہ بادشاہ جو مجھ کو سزا دے رہا ہے یہ جھوٹا ہے ) میرا بادشاہ صرف تو ہے تمام جہانوں کی تیری بادشاہت میں تیرا کوئی بھی شریک اور حصے دار نہیں ہے۔ پلک جھپکتے ہی انہوں نے ابراہیم کو مضبوط رسیوں سے باندھ دیا۔ اب وہ کسی طرح بھی حرکت نہیں کرسکتا تھا۔ پھر اس کو ایسی مشین میں ڈال دیا گیا کہ جو کسی بھی چیز کو اپنے اندر سے ایسے زور سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دور ہواؤں اور فضاؤں میں میلوں دور پھینک سکتی تھی جیسے کہ غلیل چھوٹے سے کنکر یا پتھر کو آنکھ جھپکتے ہی کہیں کا کہیں پھینک دیتا ہے۔ مشین کو چلانے والا عملہ چاک وچوبند اور ہوشیار ہو کر کھڑا ہو گیا کہ کب حکم ہو اور ہم بٹن دبا دیں۔

ادھر ......دوڑتے دوڑتے......گھوڑ سوار...... لکڑیوں کے پہاڑ کے قریب پہنچ گیا۔ پھر اچانک ہی اس نے جلتی ہوئی مشعل پوری قوت سے لکڑیوں کے پہاڑ پر پھینک دی اور ساتھ ہی فوراً اپنے گھوڑے کو واپس موڑ کر لوگوں کی طرف رخ کیا...... اور ایڑھ لگا دی...... اب وہ پوری قوت سے پیچھے کو بھاگ رہا تھا کہ کہیں آگ اس کو دبوچ نہ لے، اور وہ بادشاہ کے پاس منتظر لوگوں میں واپس صحیح سلامت پہنچ جائے۔ مشعل لکڑیوں پر گرتے ہی اس تیزی سے پھیلی اور بھڑکی گویا پٹرول کے سمندر میں آگ لگا دی گئی ہو۔ آگ بندوق کی گولی کی طرح آگے ہی آگے بڑھتی چلی آرہی تھی۔ آخر ہانپتا کانپتا گھوڑ سوار بادشاہ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ آگ کے سرخ سرخ بڑے بڑے الاؤ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ پوری قوم چیخیں مارتی پیچھے بھاگی۔ ابراہیم کو پھینکنے والی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



مشین بھی جلدی جلدی گھسیٹ پر پیچھے لائی گئی، تا کہ ان کو آگ میں پھینک دیا جائے۔ آگ تھی کہ اس کی تپش زیادہ سے زیادہ ہوتی جارہی تھی۔ لوگوں کو آگ سے اس قدر دور ہونے کے باوجود بھی آگ کی جلن اور تپش سے اپنے جسم جلتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ تکلیف کے مارے چیختے چلاتے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

آخر شاہی نقیب کی تکلیف بھری آواز گونجی۔ وہ پوری سے چلایا: بادشاہ سلامت کا حکم ہے جلدی ابراہیم کو آگ میں پھینک دیا جائے اور سب لوگ اپنی اپنی جانیں بچانے کے لئے محفوظ جگہوں کی طرف یا شہر کی طرف بھاگ جائیں۔ فوجیوں نے مشین کا رخ آگ کی طرف کیا اور جلدی جلدی کارروائی مکمل کر کے اس کو چلا دیا۔ مشین کے چلتے ہی رسیوں میں جکڑا ابراہیم اس مشین کے منہ سے ایسے نکلا جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے۔ جونہی ابراہیم کو فضاء میں پھینکا گیا تو اس نے دوبارہ آسمانوں کی جانب منہ کر کے کہا: مجھے صرف میرا اللہ ہی کافی ہے وہی میری بگڑی بنائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور پھر فضاء میں اڑتا ......اڑتا......دھکتی، شعلے مارتی ...... بھڑکتی......فضاء میں بلند وبالا شعلوں والی آگ میں جا گرا۔ اب اس کے ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔ آگے پیچھے اوپر، نیچے آگ کے دریا موجیں مار رہے تھے۔ لوگ آگ سے دور بہت دور کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھنے لگے ۔اللہ تعالیٰ نے اتنا دور رہ کر بھی ان کو دیکھنے کی قوت دے دی۔ تاکہ وہ ابراہیم کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں اور جان سکیں کہ وہ جن کو خدا بنائے بیٹھے ہیں، جن کی پوجا کرتے ہیں، وہ جھوٹے ہیں، بیکار ولاچار ہیں، اصل خدا اور معبود کوئی اور ہے، کہ جو اپنے ماننے والے ابراہیم کی آگ کے اندر بھی حفاظت ونگہداشت کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو آگ میں داخل ہوا ابراہیم اس طرح دکھا رہا تھا کہ جیسے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے تھوڑے ہی فاصلے پر ہو۔

دنیا والے اس لڑکے کو اس لئے آگ میں پھینک رہے تھے کہ وہ صرف اللہ سے پیار کرتا تھا اسی کے آگے اپنا سر جھکاتا اور اسی سے مصیبت کے وقت مدد مانگتا تھا، باقی سب کا منکر تھا۔ جونہی ابراہیم آگ کے قریب پہنچا اللہ تعالیٰ کو اس لڑکے پر اتنا پیار آیا کہ اس نے فوری آگ کو یوں حکم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دے دیا: اے آگ! سن لے، تیرا کام یہ ہے کہ تو میرے حکم سے ہر چیز کو جلا دیتی ہے لیکن تیرے اندر مجھ سے محبت کرنے والا ایک پیارا سا لڑکا آرہا ہے دیکھنا اس کا ایک بال بھی جلنے نہ پائے، تم نے صرف اس کو جن رسیوں میں باندھا گیا ہے ان کو جلانا ہے۔ تم نے اس لڑکے کو جلانا نہیں بلکہ دشمنوں سے بچانا ہے۔ اس کی سلامتی کا سامان کرنا ہے۔ اس لئے گرم اور جلنے والی بننے کی بجائے ٹھنڈی آگ بن جانا ہے لیکن اتنی بھی ٹھنڈی نہ بن جانا کہ ان کو سردی لگے۔

پھر کیا ہوا!!! اب جونہی ابراہیم آگ کے اندر گرے تو ان کی رسیاں تو جل گئیں لیکن پورے جسم کے کسی ذرے اور بال تک کو آگ نے نہ چھوا۔

ابراہیم آگ کے اندر آرام سے کھڑا حیران ہوکر یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ اچانک کھلی فضا میں اللہ کا فرشتہ جبریلؑ ظاہر ہوا اور کہنے لگا: اے پیارے لڑکے ابراہیم......! کیا تجھے کوئی مسئلہ پریشانی یا ضرورت ہے تو مجھے بتا۔ ابراہیم نے جواب دیا: مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں، میں نے جس سے محبت کی ہے اور جس کی محبت کے جرم میں مجھے یہاں پھینکا گیا ہے وہ میری مشکلات کو خوب جانتا ہے اور وہی ان کو حل کرے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تھوڑی دیر بعد بارش کا فرشتہ ان کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا: مجھے اگر حکم دیں تو میں بارش برسا کر اس آگ کے پہاڑ کو پانی بنادوں۔ آپ نے اس کو بھی یہی جواب دیا کہ مجھے آپ کی ضرورت نہیں میرا اللہ مجھے کافی ہے۔یہی جواب ابراہیم نے سائے کے نگران فرشتے کو دیا۔

ہر طرف آگ کے بڑے بڑے دیو ہیکل بھانبھڑ بلند ہو رہے تھے لیکن قوم والے یہ دیکھ کر پاگل ہو رہے تھے کہ ابراہیم آگ کے اندر ہے۔ وہ چہل پہل کر رہا ہے، ادھر ادھر ٹہل رہا ہے۔ وہ تو ایسے ٹہل رہا تھا گویا کسی باغ میں سیر کر رہا ہو، لیکن آگ تھی کہ اس کو جلا ہی نہ رہی تھی۔ وہ اپنی انگلیوں پر کاٹ رہے تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ !! ہم کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہے!!!ادھر ابراہیم نے فرشتوں کے غائب ہوجانے کے بعد جونہی غور سے آگ کا جائزہ لیا تو اسے آگ نظر نہ آئی ،بلکہ اس نے دیکھا کہ وہ تو ایک خوبصورت پھولوں کلیوں اور رنگا رنگ پھلوں سے لدے سرسبز وشاداب باغ میں کھڑا ہے۔ ہر طرف خوشبودار پودے اور پھلوں کے درخت ہیں۔ اس باغ میں خوبصورت دلآویز جھرنے اور چشمے بھی بہہ رہے ہیں۔ اتنا خوبصورت باغ دیکھ کر ابراہیم اس کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



خوبصورت نظاروں گنگناتی آبشاروں کے شور اور رنگ برنگی چڑیوں اور ننھے پرندوں کی چہچہاہٹ میں، اور مسحور کن و مدہوش کن نظاروں میں ایسا کھویا کہ اسے باہر کی دنیا کا ہوش ہی نہ رہا، کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ باغ میں بھینی بھینی خوشبو سے معطر ہوا چلنے لگی تو ابراہیم کو ہلکی ہلکی میٹھی نیند آنے لگی۔ لہٰذا وہ وہیں گھاس کے موٹے قالین اور خوشنما سبز گدے پر لیٹ گیا اور جلد ہی وہ نیند کی وادی میں جا چکا تھا۔

لوگوں نے باہر بہت دور سے جب ابراہیم کو آگ کے اندر آرام وسکون اور سلامتی سے سوتے ہوئے دیکھا تو وہ بے یقینی میں چلا رہے تھے کہ ''یہ کیا ہو رہا ہے!...... ہماری آنکھیں دھوکہ تو نہیں کھا رہیں!! ہم خواب تو نہیں دیکھ رہے!! آسمان سے باتیں کرتی سرخ سیاہ نیلی اور پیلی آگ ابراہیم کو جلا کیوں نہیں رہی!؟...... آگ سے باہر ابراہیم کا باپ اور والدہ بھی حیران و پریشان کھڑے تھے۔ ابراہیم کا والد جھنجھلا رہا تھا کہ ہمارے خدا میرے بیٹے کو جلا کیوں نہیں رہے جبکہ اس کا رب ہے کہ اس کو اب تک بچائے چلا جا رہا ہے۔

اس نے پورے زور سے ابراہیم کو پکارا۔ ابراہیم نے دیکھا کہ دور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



بہت دور اس کا باپ اس کو پکار رہا ہے۔ جب باپ نے دیکھا کہ اس کا بیٹا جلتی شعلے مارتی بلند وبالا آگ کے اندر کھڑا اس کو دیکھ رہا ہے تو وہ دوبارہ مخاطب کر کے کہنے لگا:

''اے میرے بیٹے ابراہیم!! تیرا رب بہت اچھا رب ہے!! پھر جب ماں نے اپنے لخت جگر کو دیکھا تو بے قرار ہو کر اپنے بازو کھول دیئے کہ جیسے اپنے بیٹے کو سینے سے لگانے کے لئے بے قرار کھڑی ہو، پھر اونچی آواز میں پکار کر کہنے لگی: اے میرے پیارے بیٹے! میں تیرے پاس آنا چاہتی ہوں۔ اللہ سے میرے حق میں دعا کر کہ وہ مجھے آگ سے گزر کر تیرے پاس آتے ہوئے آگ کی تپش اور جلن سے محفوظ رکھے، کہیں تیرے تک پہنچنے سے پہلے ہی میں آگ سے جل کر کوئلہ نہ بن جاؤں۔ ابراہیم نے بلند آواز سے پکار کر جواب دیا: پیاری امی جان! میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں، آپ آگ سے گزر کر میرے پاس آجائیں۔ پھر والدہ آگ کے درمیان سفر کر رہی تھی لیکن آگ اس کو جلا نہیں رہی تھی۔ قوم دور کھڑی یہ حیران کن نظارہ دیکھ کر حیرانی سے بیہوش ہونے کو تھی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



کافی دیر آگ میں چلنے کے بعد ابراہیم کی ماں بیٹے کے پاس پہنچ گئی اور جاتے ہی اپنے لخت جگر، نورنظر کو سینے سے لگا لیا اور پھر وہ محبت سے ......وارفتگی سے...... بے ساختگی سے...... اپنے راج دلارے کو...... اپنے ابراہیم کو بوسے دیئے جارہی تھی اور روئے جارہی تھی۔ یوں اس سرسبز گلشن میں...... سہانے سماں میں ...... ابراہیم کی ماں بوسوں کی برسات کررہی تھی۔ جب ماں کو اپنے لخت جگر کے صحیح سلامت وہاں موجود ہونے کا یقین ہوگیا تو وہ وہاں سے نکلی اور سیدھی قوم کے پاس آئی اور ان کو اپنے لخت جگر کے وہاں باغ کے اندر ٹھاٹھ باٹھ اور عیش وآرام کی خبر سنائی۔

لوگ اس امید کے ساتھ باہر کھڑے رہے کہ شاید ابھی نہیں تو کچھ دیر ٹھہر کر آگ اس کو جلا ڈالے، شاید ابھی ہمارے خداؤں کا غضب نازل ہو اور وہ اپنی توہین وتذلیل کا بدلہ لیتے ہوئے اس لڑکے کو جلا کر راکھ کر ڈالیں۔ حتیٰ کہ شام ہوگئی، انہوں نے دیکھا کہ ابراہیم آگ کے اندر ہی آرام کے لئے سوگیا ہے۔ وہ گھروں کو چل دیئے کہ شاید آج آگ نے کچھ نہیں کیا تو کل ہمارے خداؤں کا داؤ چل جائے اور کل یہ لڑکا جل

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



جائے۔ یوں ان کا معمول بن گیا اور وہ روزانہ جاگتے وہاں آتے جاتے اور یہ سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرتے اور اگلے دن کامیابی کی امید دل میں لئے وہاں سے چلے جاتے۔ یوں انتظار کرتے، آتے جاتے ان کو چالیس دن گزر گئے۔ چالیس دنوں کے بعد آگ کم ہونا شروع ہوگئی لیکن ابراہیم کو ابھی تک اس نے کچھ نقصان نہ پہنچایا تھا۔ وہ خود بھی ابراہیم کو کچھ کہہ نہ سکتے تھے اس لئے کہ وہ جونہی ابراہیم کو پکڑنے کے لئے کچھ آگے بڑھتے تو آگ کے روشن دیو قامت الاؤ سے ان کے چہرے جھلس جاتے، یوں وہ چیخیں مارتے پیچھے بھاگتے۔ اسی طرح ایک لمبے انتظار کے باوجود ان کو کچھ حاصل نہ ہوا اور چالیس دن بعد ابراہیم ہنستا مسکراتا آگ سے نکل آیا۔ آگ کی سیاہی تک اس کے جسم پر نہ تھی بلکہ اب اس کی صحت پہلے سے بھی زیادہ اچھی تھی۔ اس کا چہرہ انار کی طرح سرخ وسفید تھا۔

باہر آکر اس نے لوگوں سے کہا کہ عقل کرو، اسی ایک رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ جس نے تم کو مجھ کو اور زمین وآسمان کو بنایا ہے۔ ان پتھر کے بتوں کو خدا نہ بناؤ اور نہ ان کی پوجا کرو۔ دیکھو یہ میرا کچھ نہیں بگاڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



سکے اور نہ ہی تم سب لوگ بادشاہ سمیت مل کر مجھے نقصان پہنچا سکے۔ اس لئے کہ میرا رب میرے ساتھ تھا۔

جس آگ کو تم نے اتنی لمبی محنتوں سے جلایا تھا اور مجھے اس میں پھینک دیا تھا کہ میں جل کر مر جاؤں میں نے اس آگ میں اتنی پر سکون اور عیش والی زندگی گزاری ہے کہ ان دنوں اور راتوں سے اچھی زندگی میں نے آج تک نہیں گزاری۔ سچی بات ہے میری تو اب یہ خواہش ہے کہ کاش میری ساری کی ساری زندگی اسی طرح کی ہو جائے کہ جس طرح میں نے آگ میں عیش و آرام اور مزے والی زندگی گزار دی ہے۔

یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی......اپنے خداؤں کے جھوٹا...... بے اختیار......لاچار...... بے بس...... مجبور...... اور پتھر کے ٹکڑے ثابت ہو جانے کے باوجود بھی......قوم نے کہا کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے دین پر چلیں گے۔ تمہاری بات مان کر ان خداؤں کا انکار نہیں کریں گے بلکہ انہی کی عبادت کرتے رہیں گے۔ یہ جواب سن کر پیارے ابراہیم کا دل ٹوٹ گیا کہ اتنا کچھ دیکھ کر اب بھی یہ قوم اللہ کے علاوہ پتھروں کے بتوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کے سامنے سر کو جھکائے گی...... میں ایسی اندھی، بے وقوف ، اللہ کی ناشکری، ناقدری، نافرمان، باغی اور دشمن قوم کے اندر اب ایک منٹ کے لئے بھی نہ رہوں گا۔ کہیں ایسا نہ ہو ان پر اللہ کا عذاب آجائے...... کیونکہ یہ سب کچھ دیکھ لینے کے بعد بھی شرک کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں اب کسی ایسی جگہ جاؤں گا جہاں لوگ اپنے حقیقی خالق و مالک اور رازق وداتا سے محبت کرنے والے ہوں۔ یا اگر ایسا نہ ہو تو اللہ کی محبت (توحید) کا پیغام سن کر اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ یہ سوچ کر ابراہیم نے اپنے باپ دادا کے اس شہر پر آخری الوداعی نگاہ ڈالی...... اور غمزدہ دکھے دل کے ساتھ شہر سے کسی دوسرے ملک کی طرف ہجرت کر گیا۔ اس نے ہمیشہ کے لئے اپنے اس شہر کو الوادع کہہ دیا تھا کہ جہاں اس کے بچپن کی یادیں تھیں...... جہاں اس نے پیاری ماں کے پیار کی خوشبو تھی...... جہاں اس کے بھائی تھے...... وہ اس شہر کو الوداع کہہ رہا تھا کہ جس کے کونے کونے ، چپے چپے اور محلے محلے سے اس کی یادیں، باتیں اور محبتیں وابستہ تھیں، مڑ مڑ کر اپنے بچپن کے پیارے شہر پر الوداعی نظریں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ڈالتے ہوئے...... آنسوؤں بھری آنکھوں سے ڈبڈباتے آنسو روکتے ہوئے ابراہیم شہر سے باہر نکل آیا اور اللہ سے محبت کرنے والوں کی تلاش میں نامعلوم منزلوں کی طرف ...... پتھریلی زمین پر چلتا ہوا ......انجانے سفر پر روانہ ہوگیا۔ وہ کدھر جا رہا تھا یہ صرف اللہ کو معلوم تھا۔

❀......❀......❀

نوٹ ! اس کہانی کو مکمل جاننے کے لیے اس کا دوسرا حصہ ''شہزادے کی قربانی'' ضرور پڑھیں۔

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر....................

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"